بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی مدظلہ

ممبر اعلیٰ پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

کے ایک گروہ عظیم نے سعادتِ نصرت حاصل کرنے کی خواہش کی آپ نے انھیں دُعائے خیر سے یاد فرمایا اور نصرت قبول کرنے سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ مجھے شرف شہادت حاصل کرنا ہے۔ اور میں نے آوازِ استغاثہ اتمامِ حجت کے لیے بلند کیا ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ دُشمنانِ خدا و رسُول کے لیے میری مدد نہ کرنے کا کوئی بہانہ باقی نہ رہے۔ ابھی آپ جنون سے محوِ گفتگو تھے کہ ناگاہ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام اپنی کمال علالت کے باوجود ایک عصا لئے ہوئے خیمہ سے نکل آئے امام حسینؑ نے جناب اُمِ کلثوم کو آواز دی۔ بہن فوراً عابد بیمار کو روکو کہیں ایسا نہ ہو کہ سادات کا سلسلۂ نسل و نسب ہی ختم ہو جائے۔

سیّد الشہداءؑ نے آوازِ استغاثہ کا اثر جب اپنے خیموں کے باشندوں پر دیکھا، تو فوراً واپس تشریف لا کر سب کو سمجھایا اور اپنی موت کا حوالہ دے کر اسرارِ امامت امام زین العابدین علیہ السّلام کے سپرد فرمایا۔ آپ روانہ ہوا ہی چاہتے تھے کہ بروایتے جناب سکینہ گھوڑے کے سُم سے لپٹ گئیں امام حسینؑ نے انھیں سینے سے لگایا۔ رُخسار کا بوسہ دیا۔ صبر کی تلقین کی اور جناب زینب کو سکینہ کی نگہداشت کی ہدایت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت علی اصغر کو جنھوں نے بروایتے اپنے کو جھولے سے گرا دیا تھا۔ امام حسینؑ نے بڑھ کر اپنی آغوش میں لیا اور مقتل کی طرف روانہ ہو گئے۔

میدان میں پہنچ کر آپ ایک ٹیلہ پر بلند ہوئے اور آپ نے قوم اشقیا کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو میں اپنے ششماہے بچہ کو پانی پلانے کے لیے لایا ہوں۔ اس کی ماں کا دُودھ خشک ہو گیا ہے اور اس کی زبان سُوکھ گئی ہے۔ خدارا اسے پانی پلا کر اس کی جان بچالو، اور سنو! اگر میں تمھارے زعمِ ناقص میں گناہگار ہو سکتا ہوں تو میرے اس معصوم بچے میں گناہ کی صلاحیت نہیں ہے۔ یہ تو بے خطا ہے۔ اس صدائے پُر تاثیر کا اثر یہ ہوا کہ لشکر کا مزاج بگڑنے لگا شقی القلب لشکری رو پڑے، عمر سعد نے جب یہ دیکھا، فوراً حرملہ ابن کاہل ازدی کو حکم دیا۔ اقطع کلام الحسین۔ حسین کے کلام کو نوکِ تیر سے قطع کر دے۔ حرملہ نے تیرِ سہ شعبہ چلہ کمان میں جوڑا، اور گلوئے علی اصغر کی طرف رہا کیا۔ تیر جو زہر میں بجھا ہوا تھا گلوئے علی اصغر پہ لگا اور اُس نے علی اصغر کے گلے کے ساتھ امام حسینؑ کا بازو بھی چھید دیا۔ امام حسینؑ نے بچے کو سینے سے لگا کر اس کے خون سے چلو بھر لیا اور چاہا کہ آسمان کی طرف پھینکیں۔ جواب آیا۔ یہ خونِ ناحق ہے اسے اس طرف نہ پھینکئے، ورنہ قیامت تک کے لیے بارش کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ آپ نے چاہا کہ اِسے زمین کی طرف ہی پھینک دیں، اُدھر سے بھی جواب مل گیا۔ تو آپ نے اُسے چہرۂ مُبارک پر مل لیا۔ اور فرمایا۔ "ھٰکذا الاقی جدی رسُول اللہ" میں اسی طرح اپنے جدِ نامدار حضرت محمد مصطفےٰؐ کی خدمت میں پہنچوں گا (الصار العین والانوار الشہادت) اس کے بعد آپ نے ایک ننھی سی قبر تلوار سے کھودی اور اس میں حضرت علی اصغر کو دفن فرما دیا۔